39344 ـ وطن كے دفاع ميں غير مسلم شخص كى موت كا حكم

سوال

كيا اگر كوئى غير مسلم شخص اپنے وطن كا دفاع كرتے ہوئے مر جائے تو وہ شہيد شمار ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جو بھى فى سبيل اللہ قتل كر ديا جائے تو وہ شہيد ہے، اور (فى سبيل اللہ) كا معنى يہ ہے كہ وہ اعلائے كلمۃ اللہ كے ليے لڑائى كرے، يہ معركہ ميں لڑ كر مرنے والے كى تعريف ہے جو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنى زبان مبارك سے كى ہے.

بخارى اور مسلم رحمہما اللہ نے ابو موسى اشعرى رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ ايك اعرابى شخص نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا:

آدمى مال غنيمت حاصل كرنے كے ليے لڑتا ہے، اور ايك شخص اپنا نام بنانے كے ليے لڑے، اور ايك شخص اپنا مقام و مرتبہ دكھانے كے ليے لڑتا ہے تو ان ميں سے فى سبيل اللہ كون ہو گا ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو شخص اللہ تعالى كا كلمہ بلند كرنے كے ليے لڑے تو وہ فى سبيل اللہ ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (2126) صحيح مسلم حديث نمبر (1904).

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے دريافت كرتے ہوئے فرمايا:

" تم شہيد كسے شمار كرتے ہو ؟

تو صحابہ كرام نے عرض كيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم جو شخص فى سبيل اللہ قتل كر ديا جائے تو وہ شہيد ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانےلگے:

پھر تو میری امت کے شہید بہت ہی کم ہونگے.

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو فی سبیل اللہ قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، اور جو فی سبیل اللہ فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے، اور جو شخص طاعون میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے، اور جو شخص پیٹ کی بیماری سے شہید ہو جائے وہ شہید ہے، اور جو شخص غرق ہو کر فوت ہو وہ شہید ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1915).

تو اس حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معرکہ میں شہید ہونے والے اور جو اشخاص شہادت کی فضیلت کو پہنچتے ہیں انہیں جمع کر کے بیان کیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(علماء کرام کا کہنا ہے: فی سبیل اللہ قتل ہونے والے کے علاوہ باقی سب کی شہادت سے مراد یہ ہے کہ ان کے لیے آخرت میں شہداء کا اجر و ثواب ہو گا، لیکن دنیا میں انہیں غسل بھی دیا جائیگا، اور ان کی نماز جنازہ بھی ادا ہو گی.

اور کتاب الایمان میں اس کا بیان ہو چکا ہے، اور شہداء کی تین اقسام ہیں، دنیا و آخرت میں شہید وہ شخص ہے جو کفار کے خلاف جنگ کرتا ہوا فی سبیل اللہ قتل کر دیا جائے، اور آخرت میں شہید وہ ہیں جو یہاں مذکور ہیں، لیکن انہیں دنیاوی احکام میں شہید نہیں کہا جائیگا، اور دنیاوی شہید لیکن وہ آخرت میں شہید نہیں وہ شخص ہے جو مال غنیمت میں خیانت کا مرتکب ہو، یا پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے قتل کر دیا جائے (یعنی میدان جنگ سے فرار ہوتے ہوئے) انتہی.

شہادت ایک عظیم اور علی مرتبہ اور درجہ ہے جو صرف اہل ایمان ہی کو حاصل ہوتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور کو نہیں.

اور جس شخص کو نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ اسے تسلیم کرتے ہوئے اس پر ایمان نہ لایا ہو تو وہ اللہ کے ساتھ کفر کا مرتکب ہوا ہے، اور وہ جہنمی ہے چاہے وہ معرکہ میں قتل ہوا ہو یا پھر

اپنے بستر پر ہی مرے، چاہے یہودی ہو یا عیسائی، یا کسی اور شرکیہ اور کفریہ مذہب سے تعلق رکھتا ہو.

عیسائی و نصاری اس لیے کافر ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم نہیں کیا اور انہیں جھٹلایا ہے، اور انہوں نے مسیح عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم کی الوہیت کا دعوی کیا ہے، اور ان کا یہ بھی دعوی ہے کہ اللہ تعالی کی بیوی اور اولاد بھی ہے، اللہ تعالی ان کے اس قول سے بہت بلند و بالا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں، اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض انبیاء پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں، اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے بین بین کوئی اور راہ نکال لیں .

یقین جانیں یہ سب لوگ اصلی اور پکے کافر ہیں، اور کافروں کے لیے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے النساء (150 ـ 151).

اور ایك دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا:

اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیر علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے، اور نصرانی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ قول صرف ان کے منہ کی بات ہے، اگلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے ہیں، اللہ انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹائے جاتے ہیں التوبۃ (30).

اور ایك مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد اسطرح ہے:

بے شك وہ لوگ کافر ہوئے جن کا قول یہ ہے کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے، حالانکہ خود مسیح نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، یقین جانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریك کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اوراس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے، اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا بھی کوئی نہیں ہو گا المآئدۃ (72).

اور اس سے اگلی آیت میں فرمان ربانی کچھ اس طرح ہے:

وہ لوگ بھی قطعی اور یقنی کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ: اللہ تین میں تیسرا ہے، دراصل اللہ تعالی کے سوا کوئی بھی معبود نہیں، اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ آئے تو امیں سے جو کفر پر رہینگے انہیں المناك عذاب ضرور دیا جائیگا المآئدۃ (73).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اس امت میں سے کوئی یہودی اور عیسائی میرا سن کر میری رسالت پر ایمان لائے بغیر مر گیا تو وہ جہنمی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (153).

مندرجہ بالا سابقہ کلام آخرت کے احکام کے بارہ میں ہے اور وہ بھی اس صورت میں جب وہ قتل کر دیا جائے، لیکن دنیاوی احکام میں یہ ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم شخص مسلمان ملك کے دفاع میں شریك ہو اور مسلمان حق سے کسی بھی قسم کا پیچھے نہ ہٹیں تو اس غیر مسلم کا شکریہ ادا کرنے اور اس کا بدلہ دینے میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم .